مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ۲۰ جنوری کی شام کو بھی بخار سے آرام رہا۔ اور کھانسی بھی کم تھی۔ ۲۱ اور ۲۲ کو بھی حالت اچھی رہی۔ کھانسی گو کم ہے۔ مگر ہے ضرور۔ ان دنوں میں کمرے میں تھوڑا تھوڑا ٹہلے۔ رات کو فرمایا کہ ذرا سے پھرنے سے بھی پاؤں بھول گئے آج کچھ زیادہ ٹہلے۔ اور دوپہر کا کھانا بعض خادموں کے ساتھ بیٹھ کر کھایا۔ اور ان کو جو رات کے وقت خدمت میں رہتے تھے اپنے گھروں میں سونے کی اجازت فرما دی ٭ (۲۲ جنوری)

میاں منور احمد خلف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو اب بخار سے بالکل افاقہ ہے۔ اور جسمانی طاقت ترقی کر رہی ہے ٭

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری اور مولوی فضل الدین صاحب سکندر آباد تشریف لے گئے ہیں جہاں مولوی ثناء اللہ گیا ہوا ہے۔ اُمید ہے کہ انکی وجہ سے سکندر آباد میں تبلیغ کا اچھا موقع ملجائیگا۔

صیغہ محاسب اور لنگر خانہ کی ہفتہ وار رپورٹ جو اخبار میں چھپتی تھیں۔ احباب بڑی دلچسپی سے پڑھتے تھے۔ چند دنوں سے ان صیغوں کی رپورٹیں اشاعت کیلئے نہیں مل سکیں۔ امید ہے۔ جلدی ان کا انتظام ہو جائیگا۔ ان کے علاوہ صیغہ تالیف و اشاعت اور تعلیم و تربیت نے بھی اپنی رپورٹیں بھیجنی شروع کر دی ہیں جو آئندہ شروع ہونگی

احمدیہ مشن امریکہ کی مختصر سالانہ رپورٹ

جناب مفتی صاحب کا اخلاص

جناب مفتی محمد صادق صاحب نے یہ رپورٹ سالانہ جلسہ پر سنانے کے لئے لکھی تھی۔ لیکن وقت پر نہ پہنچ سکی۔ اب بذریعہ اخبار احباب تک پہنچائی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں تو سمجھتا تھا۔ کہ اس سال کے جلسہ پر میں خود قادیان میں ہوں گا۔ اور آپ اصحاب کی زیارت کا شرف حاصل کروں گا۔ مگر میری قسمت میں یہ نہیں کہ دیارِ محبوب میں داخلہ کی عزت مجھے حاصل ہو۔ مجھے قادیان پیارا ہے اور

پھر مجھے اپنی بیوی اور بچے پیارے ہیں - اور میرے محبت مجھے پیارے ہیں - اور ان کی جدائی کا صدمہ چھ سال سے میرے قلب پر ہے - مگر شکر ہے - کہ یہ سفر کسی ذاتی غرض کے لئے نہیں - اور کسی نفسانی لذت کے لئے نہیں - بلکہ اشاعت اسلام کے واسطے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حکم کی اطاعت کے واسطے ہے - عزیز و اقربا کے فراق کا احساس ایک طبعی امر ہے - میرے اختیار میں نہیں - لیکن اگر حضرت امام کا حکم مجھے اس ملک میں زیادہ رہنے کا ہو - یا یہاں سے مثلاً جنوبی امریکہ یا جاپان چلا جانے کا حکم آ جاوے - تو میرا قلب اس حکم کو بخوشی ماننے کے واسطے ایسا ہی طیار ہے - جیسا کہ قادیان کے واسطے - مُرشدِ صادق کی اطاعت میں میرے لئے وطن اور غُربت ایک سا ہے - سفر اور حضر برابر ہے ✤

میرا یہ دعوےٰ نہیں - کہ مَیں نے اس سفر میں کوئی کام کیا - یا زیادہ ٹھہروں گا - تو کچھ اور قابلِ تعریف کام کرونگا ہرگز نہیں - کام کرنے والا اللہ پاک خود ہے - اور اگر کچھ ہوا ہے - تو محض حضرت مرشد ایدہ اللہ تعالیٰ اور محبین صادق کی دعاؤں کا نتیجہ ہے - اور انہیں کے لئے اس کا اجر ہے ✤

برادر عزیز چودہری فتح محمد صاحب کا تار المسجد کے نام آیا ہے - کہ جلسہ کے واسطے رپورٹ بھیجو - یہ پہلا تار ہے - جو اس پتہ پر آیا - اور سلامت پہنچ گیا - شکاگو جیسے شہر میں جو ۲۶ میل لمبا - اور ۱۵ میل چوڑا لگا تار ایک ہی شہر ہے - صرف "المسجد شکاگو" لکھنے سے تار مجھے پہنچ جاتا ہے - اس میں خرچ کم - نیز مسجد کی شہرت - میرا خیال نہ تھا - کہ مجھے رپورٹ لکھنے کی ضرورت ہے - اور اب وقت بھی تنگ ہے - تاہم اختصاراً چند باتیں لکھتا ہوں ✤

احمدیہ مسجد

گذشتہ سال اس ملک میں تبلیغ کے لحاظ سے بہت مبارک رہا - اول تو ایک مستقل مکان اور مسجد سلسلہ احمدیہ کے واسطے مرکز ملک میں اور پھر مرکز شکاگو میں بن گئی ہے - جس کی ملکیت اسوقت بمع اسباب قریباً تیس ہزار روپیہ ہے - اس رقم کا بڑا حصہ ادا ہو چکا ہے - جس میں سے کچھ ہندوستان سے آیا - کچھ یہاں اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچا دیا - پانسو ڈالر کا ہندوستان سے اسی غرض کے واسطے آنا ضروری ہے - اور اُمید ہے کہ احباب کرام نے اس کا سامان کر دیا ہو گا - اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے - باقی روپیہ کا سب انتظام یہاں کچھ ہو گیا - کچھ ہو جائیگا - انشاء اللہ تعالیٰ

مسلم سن رائز

دوم - رسالہ مسلم سن رائز کے ذریعہ سے نہ صرف ممالک متحدہ میں بلکہ کنیڈا جنوبی امریکہ اور وسطی امریکہ میں بہت تبلیغ ہو رہی ہے - اور رسالہ بفضلہ تعالیٰ کثرت سے اشاعت پاتا ہے - اور لوگ بہت شوق سے پڑھتے ہیں اور روزانہ خطوط آتے ہیں ✤

لیکچر

سوم - ملک کے اکثر شہروں میں پھر کر عاجز نے لیکچر دئے ہیں - اور تبلیغ کی ہے - اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ لیکچر کامیاب ہوئے ہیں - گذشتہ سال میں قریباً دو سو لیکچر دیا گیا ہے ✤

چار سو نو مسلمین

چہارم - نومسلمین کی تعداد - اس وقت قریباً چار سو ہو گئی ہے - اور روز افزوں ترقی ہے - جنمیں سے بہت سے نماز پڑھتے ہیں - اور عربی سیکھتے ہیں - خاص شہر شکاگو میں اتوار کے دن قریباً ساٹھ ستر لوگ نماز میں شامل ہوتے ہیں - کیونکہ وہ فرصت کا دن ہے -

مشن کی شاخیں

پنجم :- شہر شکاگو کے علاوہ شہر سینٹ لوئیس - اور شہر ڈی ٹرائٹ میں دو جگہ مشن کی شاخیں کھولی گئی ہیں - اور ہر دو جگہ وہاں کے نومسلموں نے اپنے خرچ سے لیکچراروں کے واسطے ہال اور کتب خانے بہم پہنچائے ہیں - اور تبلیغ کا کام کرتے ہیں - ہر دو جگہ دو امیر مقرر کر دئے گئے ہیں - ایک کا اسلامی نام شیخ احمد دین ہے - اور دوسرے کا اسلامی نام شیخ عبد السلام ہے - یہ ہر دو صاحب پہلے عیسائی پادری تھے - اب مسلم مشنری ہیں - اور محض محبت سے کام کرتے ہیں ہماری طرف سے انہیں کوئی مالی امداد نہیں دیجاتی -

یہ مختصر رپورٹ یہاں کے کام کی ہے - اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے - والسلام - عاجز محمد صادق عفا اللہ عنہ

(۲۱ر نومبر ۱۹۲۲ء)

نظم

حضرت مسیح موعود اور عہد کا دن

سُنو اے دوستو موعود آیا
وہ آنیوالا یہ احمدؐ نبی ہے
خدا سے وحی پاکر اور رسالت
وہ لایا دین حق اور نور ایماں
کلام اللہ قرآں ہے شریعت

خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
محمدؐ کا مطیع اور اُمتی ہے
ہوا مبعوث لایا ہے ہدایت
مسلماں کو بنانے پھر مسلماں
اسی کے اتباع کی لی ہے بیعت

یہی ہے آنیوالا جو کہ آیا
مبارک وہ ہے جو ایمان لایا

بشارت جس کی عیسیٰ نے سُنائی
یہی احمدؐ مسیح اُمتی ہے
مسیحِ ناصری تو مر گیا ہے
جسے سمجھا تھا تم نے آسماں میں
چڑھا مشرق کے مطلع پر یہ خاور

یہی احمدؐ ہے سُن اے میرے بھائی
نہ عیسیٰ ناصری جو موسوی ہے
مسیح اُمتی لو آ گیا ہے
ہوا ظاہر زمیں پر قادیاں میں
ہوئے مغرب کے ملک اس سے منور

نکل آیا ہے دن جاتی رہی رات
معمہ حل ہوا روشن ہوئی بات

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

اُردو ریویو آف ریلیجنز کے وی پی

خریداران اُردو ریویو کو اطلاع ہو - کہ ۱۹۲۳ء کی پیشگی قیمت وصول کرنے کے لئے ماہ فروری کو شایع ہونیوالا رسالہ وی پی ہو گا ✤

اُمید ہے - وصول فرماکر ممنون فرمائینگے - واپس کر کے نقصان نہ پہنچائیں گے - جن خریداروں سے ۱۹۲۲ء کا چندہ باوجود بار بار مطالبہ کے نہیں ہوا - ان کے نام سے رسالہ بند کر دیا گیا - اور اس طرح پر تین چار سو خریدار کم ہو گیا ہے - اب مزید انکاری ہوئے - تو رسالہ کی خریداری نہایت کم ہو جائیگی - احباب خاص توجہ فرمائیں -

مینجر اُردو ریویو

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۲۵ ر جنوری ۱۹۲۳ء

نئی دنیا کو مسلمان بنانے کا عزم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات امریکہ جانے والے مبلغ کو

حسب ذیل ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماسٹر محمد دین صاحب بی اے کو ان کی روانگی امریکہ پر رقم فرما کر عنایت کیں جنہیں احباب کی آگاہی کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔

مکرمی ماسٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو خود آپ کے فرائض پر آگاہ کرے۔ مگر میں بھی اپنا فرض ادا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات لکھ کر دیتا ہوں۔ جو خدا کرے مفید اور بابرکت ثابت ہوں۔

اسلام کی حقیقت

اسلام ایک سوسائٹی کا نام نہیں بلکہ ایک مذہب ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ ایک انجمن نہیں۔ بلکہ ایک خدا کی قائم کردہ جماعت ہے پس اس پر کسی اور چیز کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ اسے دوسری چیزوں پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ آپ ایسے ملک میں جاتے ہیں۔ جہاں کے لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ ان کے نزدیک سچے مذہب کی علامت یہ ہے کہ ضرورت وقت کے مطابق تبدیل ہو سکے۔ اور اسلام کے نزدیک سچا مذہب وہ ہے۔ جو فطرت کا صحیح رہنما اور راستہ کا آئینہ ہو۔ پس اس سے بدلنا بیماری ہے۔ نہ کہ صحت اس امر کو وہ لوگ تنگ خیالی اور جہالت خیال کرتے ہیں۔ پس سب سے زیادہ اس دشمن کے حملوں کو آپ نے دور کرنا ہے۔ اور اس کے پنجوں سے لوگوں کو چھڑانا ہے۔ مذہب کی حقیقی عظمت ثابت ہو چکنے کے بعد پھر راستہ بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

تبلیغ کے دو پہلو

یاد رکھیں کہ تبلیغ کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ اپنوں کے لئے اور غیروں کے لئے۔ جب تک ان دو پہلوؤں کو آپ نہ سمجھیں گے۔ آپ کا کام مکمل نہ ہوگا۔ اس وقت تک جو مبلغ گئے ہیں۔ انہوں نے اس پہلو کو سمجھا ہے۔ جو غیروں کے لئے ہے۔ اور اس کو نظر انداز کر دیا ہے۔ جو اپنوں کے لئے ہے۔ بیشک اگر ان لوگوں کے سامنے جو ابھی اسلام کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہم اس امر پر زور دیں کہ اسلام کے سب حکموں کو ماننا چاہیئے تو ضرور ہے۔ کہ ان کے دل پر یہ اثر پڑے۔ کہ ہم ان کو مسیحیوں کی مانند ہر ایک بات کو بلا ثبوت ماننے کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم ان لوگوں کے سامنے جو اسلام کو سچا تسلیم کر چکے ہیں۔ اس امر پر بار بار اور موثر طریق سے زور نہیں دیتے۔ کہ وہ کلام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ثابت ہو جائے۔ اس کے احکام اور اس کی جزئیات پر اسی قدر احتیاط سے عمل کرنا ضروری ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جس قدر کہ ایک ڈاکٹر کی ہدایات پر۔ تو وہ عمل میں کمزور رہ جائیں گے۔ جو لوگ بچوں کو اس وجہ سے تعلیم نہیں دیتے کہ ابھی یہ بچہ ہے۔ ان کے بچے نہایت بد اخلاق ہوتے ہیں۔ نہ صرف انہیں کے بچے اخلاق فاضلہ کو حاصل کرتے ہیں۔ جو استقلال اور اصرار سے گو حکمت عملی اور محبت سے بچوں کو اخلاق فاضلہ کے حصول کی تعلیم دیتے رہتے ہیں۔ جس طرح انسانی زندگی کا بہترین حصول علم کا وقت بچپن ہے۔ اسی طرح ایک نو مسلم کی زندگی میں تغیر پیدا کرنے کا بہترین وقت اس کے اسلام لانے کے قریب کا زمانہ ہے۔ جس طرح بڑے ہو کر بچہ کے سیکھنے کا وقت نکل جاتا ہے۔ اسی طرح کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد نو مسلم کے اندر تغیر پیدا کرنے کی قابلیت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کا تازہ جوش سرد پڑ جاتا ہے۔ اور ٹھنڈے لوہے کو کوٹنے سے کچھ نہیں بنتا۔

پس ایک جلسہ خاص نو مسلموں کے لئے کر کے ان میں اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ اور ایک جلسہ عام تبلیغ کا ہونا چاہیئے۔ جس میں عام وعظ ہو۔

اسلامی اخلاق اور ان کی پابندی۔

اس امر پر خاص زور دینا چاہیئے کہ اسلامی اخلاق کیا ہیں۔ اور ان کی پابندی مسلم کے لئے اعلیٰ روحانی مدارج کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ اخلاق روحانیت نہیں ہیں۔ لیکن وہ روحانیت کے حصول کی پہلی سیڑھی ہیں۔ اور اگر ہم اسلام لا کر بھی خدا تعالیٰ سے اپنا کوئی تعلق محسوس نہیں کرتے۔ تو گو ہم ایک آگ سے نکل آتے ہیں مگر اس مقصد کو ہم نے ہرگز حاصل نہیں کیا۔ جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں صرف آگ سے بچنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر یہی بات تھی۔ تو ہم اپنی پیدائش سے پہلے آگ سے محفوظ تھے۔ ہمیں آگ سے بچنے کے لئے نہیں۔ بلکہ ابدی راحت اور ابدی زندگی اور ابدی قرب الی اللہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کا حصول ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہمارا سچے مذہب کو مان لینا تو صرف ایسا ہی ہے۔ جیسا اس امر کو معلوم کرنا کہ فلاں مرض کی فلاں دوا ہے جب تک اس دوا کو ہم استعمال نہیں کر لیتے اس وقت تک ہمیں اس سے کچھ فائدہ نہیں۔

نو مسلموں کا مرکز سے تعلق پیدا کرنا

یاد رکھیں۔ جب تک سلسلہ کے مرکز سے انہیں ایسا ہی تعلق پیدا نہیں ہوتا جس طرح کہ یہاں کے لوگوں کو ہے۔ اس وقت تک ان کا ایمان محفوظ نہیں۔ پس ان کے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں۔ اور خلیفہ وقت اور قادیان سے ان کو ذاتی تعلق پیدا کرانے کی کوشش کریں۔ ان کے اچھی طرح ذہن نشین کریں۔ کہ قادیان کے باشندے کوئی خصوصیت نہیں رکھتے۔ وہ تو مختلف جہات سے جمع ہونے والے مخلصین ہیں۔ مرکز کے معنے احمدیت کے لحاظ سے یہ نہیں ہیں۔ کہ کوئی خاص جماعت حکومت کرے۔ بلکہ اس سے مراد وہ خاص لوگ ہیں۔ جو اسلام کے محافظ ہوں۔ اور اس کے مخلص خادم ہوں۔ امریکہ کے لوگ ہوں خواہ یورپ کے۔ خواہ کسی اور ملک کے۔ وہ

اسی طرح سلسلہ کی خدمت کا حق رکھتے ہیں۔ جس طرح اہل ہند۔ ہاں شرط یہ ہے۔ کہ وہ اسلام اور سلسلہ کو صحیح طور سے پڑھیں۔ اگر وہ اس طرح تفقہ حاصل کریں۔ تو کوئی امتیاز ان کو اس رُتبہ سے نہیں روک سکتا۔ جو اس وقت ان کو حاصل ہے۔ جنھوں نے اپنی زندگیاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بسر کر کے ان سے علم دین کو حاصل کیا۔ اور اسپر بصد اخلاص عامل ہو گئے ؂

عاشقانہ ایمان

یاد رکھیں۔ کہ کوئی قوم بحیثیت قوم جمع نہیں رہ سکتی۔ جب تک کہ اس کو جمع کرنے والی رسی مضبوط نہ ہو۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہی خواہی اور دنیا کی خاطر تکالیف کے اٹھانے کے واقعات بتا بتا کر ان لوگوں کے دل میں آپ کی اور سلسلہ کی محبت کو ایسا مضبوط کریں۔ کہ فلسفی ایمان سے نکل کر وہ عاشقانہ ایمان پر قائم ہو جائیں۔ کہ اس ایمان کے بغیر نجات نہیں ؂

نومسلموں کو تعلیم دینے کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ قرآن کریم اور حدیث کے ساتھ جاری رکھیں۔ اور کبھی کبھی آپ کی کتب سے خاص احمدیوں کے جلسوں میں لیکچر دیا کریں۔ تاکہ ان کو ان سے دلچسپی پیدا ہو۔ اسی طرح میرے خطبوں میں چونکہ واقعات حاضرہ کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ان سے بھی مضامین لوگوں کو سناتے رہا کریں ؂

قربانیاں کرنے کی تعلیم

یاد رکھیں۔ کہ جس طرح بعض لوگ قربانیوں سے بھاگ جاتے ہیں۔ بعض لوگ قربانیوں سے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگوں کو خدا پسند بھی کرتا ہے۔ پس لوگوں کو ہمیشہ سلسلہ کے لئے قربانیاں کرنے کی تعلیم دیتے رہا کریں۔ اور تحریک جاری رکھا کریں۔ اس سے آہستہ آہستہ لوگ مضبوط ہو جائینگے

اخلاقی اصلاح کے لئے ایک نکتہ

مَیں نے اخلاق پر پہلے زور دیا ہے۔ اس کے متعلق ایک بات کو یاد رکھیں کہ ایک محاورہ کثرت سے استعمال کریں۔ اور نامعلوم طور پر مسلموں میں اس کے استعمال کو رائج کریں۔ اس سے عظیم الشان فوائد حاصل ہونگے۔ اور دنیا ایک عجیب پلٹا کھائیگی۔ اور وہ اسلامی اخلاق کا محاورہ ہے۔ جب کسی بدی کا ذکر کریں۔ تو کہیں یہ غیر اسلامی خلق ہے۔ اور جب نیکی کا ذکر کریں۔ تو کہیں یہ اسلامی شعار اور خلق ہے۔ اور مثلاً کسی قوم کی تباہی کا ذکر کریں۔ تو کہیں کہ اگر وہ اسلامی اخلاق کی پابندی کرتی۔ تو کیوں تباہ ہوتی۔ اس نکتہ کو یاد رکھیں۔ فوائد عظیمہ حاصل ہونگے انشاء اللہ۔ جو لوگ اس نصیحت پر عمل کرینگے اگلی نسلیں ان کے احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔ اور ان کیلئے دُعا کرینگی۔ انشاء اللہ۔

دُعا کی تاکید

دُعاؤں پر زور دیں۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیں۔ یہ چیز دل کے لئے عجیب تسکین دہ ہے۔ دل دُعا سے مضبوط ہوتا ہے۔ اور ایمان سیراب ہوتا ہے۔ ایمان کا پہلا ثمرہ دُعا ہے۔ اور دُعا کا پہلا ثمرہ ایمان ہے۔ جس طرح ہر بیج درخت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر درخت بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح دُعا ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایمان دُعا سے پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر نہیں کہہ سکتے کہ کون کس سے پیدا ہوا ؂

کالے گورے سب برابر ہیں

ہمارے لئے سب قومیں برابر ہیں۔ پس حبشیوں اور سفید رنگ والوں کو یکساں سمجھیں مگر لوگوں کے احساسات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ جس طرح جسم کو تکلیف دینی منع ہے۔ دل کو تکلیف دینی بھی منع ہے۔ پس جب تک اسلام یا ایمان یا اخلاق یا جماعت کے فوائد کو نقصان نہ پہنچتا ہو۔ لوگوں کے احساسات کا خیال رکھیں۔ بلکہ چاہیئے کہ نومسلموں میں سے قومی منافرت کے دور کرنے کی کوشش کریں ؂

تبلیغ کی سیاست سے علیحدگی

تبلیغ کے لئے سیاست سے الگ رہنا ضروری ہے۔ پس اس مسئلہ کے متعلق خواہ دل میں کس قدر ہی جوش کیوں نہ پیدا ہو۔ خاموش رہیں۔ اور صرف اخلاقی پہلو پر زور دیں۔ اور ہر فریق کو زیادتی سے روکیں اور اس کے بعد اپنے کام کو ختم سمجھیں۔ جس طرح یہ صحیح ہے۔ کہ قیصر کا حق قیصر کو دو۔ اور خدا کا حق خدا کو دو۔ اسی طرح یہ بھی حق ہے۔ کہ زید کا کام زید کے سپرد کرو۔ اور اپنا کام خود کرو۔ جو ڈاکٹر ایک غریق کو سانس دلاتے ہوئے اپنے کام کو چھوڑ کر ایک مزدور کے سر پر گھانس رکھوانے کے لئے چلا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ احمق کوئی نہیں۔ بے شک وہ ایک اچھے کام کے لئے گیا۔ اور دوسرے کی مدد کے لئے گیا۔ مگر اُس وقت گیا۔ جب اس سے اہم اور اس سے مقدم فائدہ پہنچانے میں وہ مشغول تھا۔ پس اس نے اپنی زندگی کو دنیا کے فائدے کے لئے نہیں۔ بلکہ نقصان کے لئے خرچ کیا ؂

مبلغ کا استقلال

چاہیئے کہ قرآن کریم پر تدبر کرتے رہیں۔ اور یورپ کے خیالات کی رَو میں بہنے سے بچیں۔ انسان بہت دفعہ غیر معلوم طور پر اثر قبول کرتا ہے۔ اور یہی خطرناک ہوتا ہے۔ مبلغ کو ایک چٹان ہونا چاہیئے۔ جس پر لوگ آ کر نجات حاصل کریں۔ نہ ایک گھانس کا گٹھا جو نہ دوسروں کو بچا سکے اور نہ خود اس کا کوئی مقام ہو۔ چاہیئے کہ اپنے ایمان کو خدا کے نور سے مضبوط کرتا رہے۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ وہ ہر ایک امر کو منفردانہ طور پر نہ دیکھے بلکہ اس طرح دیکھے کہ کیا یہ اسلامی روح کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس طرح غور کرنے سے کئی باتیں جو چھوٹی نظر آتی تھیں بڑی نظر آنے لگیں گی۔ اور وہ خطرہ کو سمجھ جائیگا۔ اور پھر بھی جو بات سمجھ میں نہ آوے اس کے متعلق مرکز سے دریافت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس بات کا صحیح اندازہ مرکز سے ہی لگ سکتا ہے کہ حقیقت اور مروج کیا ہے ؂

عورتوں سے مصافحہ کرنا

عورتوں سے مصافحہ کرنے کی رسم کو اب چھوڑ دیا جانا چاہیئے۔ اور خود عورتوں کے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اس سے بچیں جب عورتوں کی ایک جماعت ایسی تیار ہو جائیگی۔ تو وہ خود دوسروں کو سنبھال لیگی۔ یاد رکھیں کہ عورتوں کے اندر ایمان کی ایک خاص مناسبت ہے۔ ایک دو مخلص عورتوں کو خوب سمجھا کر وہ باتیں جو عورتوں سے متعلق ہیں۔ ان کے دلوں میں خوب رچا دیں۔ پھر دیکھیں کہ وہ کس طرح سینکڑوں بلکہ ہزاروں دوسری عورتوں کو اپنا ہم خیال بنا لیتی ہیں۔ یہ کام بغیر عورتوں کی مدد کے نہ ہوگا۔ اور اگر عورتوں کی غیرت کو بھڑکا دیا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ بعض رسوم اسلام کے راستہ میں کس قدر روک ہیں۔ اور یہ کام صرف انفرادی طور پر ہو سکتا ہے تو پھر دیکھیں وہ خود کس طرح دوسروں کو سیدھا کر لیتی ہیں۔ اور آپ کا بوجھ ہلکا کر دیتی ہیں۔

لغو کاموں سے پرہیز

ایسے تمام مواقع سے بچیں۔ جو تہمتوں کا موجب ہوں۔ اور ایسی تمام مجالس سے بچیں جو لغو کاموں پر مشتمل ہوں۔ کہ یہ تبلیغ کے کاموں میں روک ہو جاتے ہیں۔

سادہ اور بے تکلف زندگی

اپنی زندگی سادہ اور بے تکلف بنائیں۔ اور اپنی موجودہ زندگی کو یاد رکھیں۔ انسان جب دوسروں کو دیکھتا ہے۔ تو بھول جاتا ہے۔ کہ وہ پہلے کس طرح رہتا تھا۔ اور یہ چیز اس کے لیئے پہلی ٹھوکر ہوتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ وہاں کے ان سامانوں کو استعمال نہ کریں۔ جو کام کے لیئے مفید ہوں اور ان کے ذریعہ سے کام کی وسعت میں مدد ملے۔ مگر میرا یہ مطلب ضرور ہے۔ کہ صرف اس خیال سے کہ لوگ میرا رعب نہیں مانینگے۔ ایسی زندگی بسر نہ کریں۔ جو یہاں کی رہائش کے مقابلہ میں عیاشانہ اور آرام طلبی کی زندگی کہلا سکتی ہو۔ چاہیئے کہ اپنا لباس اسلامی رکھیں میرا مطلب اسلامی لباس سے وہ لباس ہے جسے خدا کے مقدسوں نے پسند کیا۔ یعنی لمبا کوٹ اور نماز میں سہولت پیدا کرنے والا لباس۔ پادریوں میں بھی اس لباس کا رواج بتاتا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام بھی ایسا ہی لباس پہنتے تھے۔ پس یورپین فیشن کو اختیار نہ کریں۔ کوٹ کی جگہ ہماری طرز کا ہی کھلا کوٹ بلکہ جبہ کی وہاں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ عبا کی طرز کا کوٹ ہو۔ پتلون کی بجائے اونی ڈرایرز اور اوپر سلوار یا ایسا دیسی لباس جس سے نماز میں آسانی رہتی ہے۔ انگریزی ٹوپی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو سخت ناپسند تھی۔ گو حرام نہیں۔ مگر ہمیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ پس یا پگڑی باندھیں۔ یا ترکی ٹوپی کا استعمال کریں۔ پگڑی قریب تر اسلامی شعار ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت پسند تھی۔ ایسے لباس آج تبلیغ میں روک ہونے کے اس کے لئے ایک محرک ہو جاتے ہیں۔ اور ظاہری طرز کے نہ بدلنے سے دل کو بھی وہ تقویت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ کبھی نہیں بدلتا۔

پہلے مبلغین کی خدمات کا اعتراف

مفصل رپورٹیں بھیجتے رہیں۔ اور ان ہدایات کو مدنظر رکھکر ان کے مطابق رپورٹیں بھیجیں۔ اور یاد رکھیں کہ پہلے کارکنوں کے راستہ میں جو روکیں اور مشکلات تھیں وہ آپ کے راستہ میں نہ ہونگی۔ پس جو آپ کو کامیابی ہو وہ خدا کے فضل سے ان کی کوششوں کے نتیجہ میں ہوگی۔ پس ان کے کاموں میں عیب نکالنے کی طرف مائل نہ ہوں۔ بلکہ ان کی خدمات کا دل اور زبان اور قلم سے اعتراف کریں کہ احسان فراموشی اور ناشکری خطرناک جرائم سے ہے۔ ہر ایک میں نقص ہوتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی نقص نظر آوے تو اسی طرح آپ میں بھی ضرور نقص ہونگے۔ پس ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے میں عمر کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ ایک دوسرے کی مدد سے عیبوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ مومن مومن کے لئے بمنزلہ آئینہ ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ اس میں اپنی شکل کو دیکھے۔ نہ کہ آئینہ پر حرف گیری کرے

اطاعت خلیفہ کی

زندگی کا اعتبار نہیں۔ اس امر کو خوب یاد رکھیں کہ ہم آدمیوں کے پرستار نہیں خدا کے بندے ہیں۔ جو شخص بھی اور جب بھی مسند خلافت پر بیٹھے اس کی فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں۔ اور یہی روح اپنے زیر اثر لوگوں میں پیدا کریں۔ اسلام تفرقوں سے تباہ ہوا اور اب بھی سب سے بڑا دشمن یہی ہے۔ کاش انسان اس دل کو نکالکر پھینکدیتا۔ جو اسے نفسانیت کی وجہ سے سلسلہ کے مفاد کو قربان کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ گو بعض دفعہ نیکی کے رنگ میں بھی یہ تحریک ہوتی ہے۔ مگر من فارق الجماعۃ فلیس منا۔

سابقوں کا حق

سابقوں کا ایک حق ہوتا ہے۔ اس حق کو ہماری جماعت نے بالکل نہیں سمجھا خدا اس کی سزا سے اس کو بچائے۔ پیغامیوں کے جدا ہونے سے خیال کر لیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک جو بڑا ہے۔ اسے چھوٹا ہو جانا چاہیئے۔ یہ ایک مرض ہے نہ معلوم اس کا انجام کیا ہو۔ اللہ رحم کرے۔ اللہ رحم کرے۔ اللہ رحم کرے۔ بجائے بگڑنے کے آنکھیں دے۔ اور بجائے گرفتار کرنے کے اصلاح کی توفیق دے۔ جب تک قدیم لوگ جنہوں نے اس سے پہلے کے زمانہ میں دین اور سلسلہ کی خدمت کی ہے۔ عظمت اور قدر کی نگہ سے نہیں دیکھے جائیں گے۔ اور جب تک وہ اپنے ایمان پر قائم ہیں ان کی کمزوریوں کے باوجود ان کا ادب اور احترام نہ کیا جائیگا۔ وہ روح جماعت میں نہ پیدا ہوگی۔ جو مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کرنی چاہی تھی۔ نئے لوگ شاید انتظام اچھا کر دینگے۔ مگر وہ دل اچھے نہیں کر سکیں گے جو پہلوں کو نکالکر خود ان کی جگہ لینا چاہتے ہیں۔ خدا تعالے سے خیر نہیں کریگا۔ جب تک ان کو وہ نہ نکالے۔ اور یہ خوف کا مقام ہے۔ پس سابقوں کی محبت کو اپنے دل میں پیدا کریں۔ اگر ایمان کی لذت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ وہ اس وقت خدا کے رسول کی تائید کر رہے تھے۔ جب وہ اس کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ یا کم از کم اس کی مدد سے دست کش تھے۔ ہم اپنے بچہ کی جان کو بچانے والے کو اپنا سب کچھ دینے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ لیکن خدا کے رسول کی حفاظت کرنے والے کے لئے کسی قربانی کے لئے تیار نہیں۔ یقیناً یہ بے ایمانی کی علامت ہے۔ یہ کھلی اور صاف دنیا داری ہے میں اس امر پر زور دے رہا ہوں۔ کیونکہ آپ وہاں جا رہے ہیں۔ جہاں خدا کے رسول کا ایک پرانا خادم کام کر رہا ہے جس نے اس وقت اس کا ساتھ دیا۔ جس وقت آپ کے دل میں اس کی کوئی قدر نہ تھی۔ میں اسے اس لئے جلد بلانا چاہتا ہوں۔ کہ ایک ایک کر کے وہ پرانی صورتیں میری آنکھوں سے ہٹ گئی ہیں۔ یا ہٹا دی گئی ہیں۔ کچھ باقی ہیں۔ مگر میری پیاس بجھانے کے لئے وہ کافی نہیں۔ میں تو انہیں شکلوں کو

دیکھکر جینا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے مسیح موعودؑ کے چہرہ میں اس وقت راستبازی کے آثار پائے۔ جب دنیا اس کے چہرے کو جھوٹوں کا چہرہ قرار دیتی تھی۔ لوگ میری طرف دیکھتے ہیں۔ حالانکہ میں تو اصلاح کے مقام پر کھڑا ہوں۔ اور کون ہے جو مجھ سا دل رکھتا ہے۔ پہلے میرے جیسا بے کینہ دل لائے۔ پھر میری طرح دوسروں کے نقص پر گرفت کرے پہلے میرے مقام پر کھڑا ہو۔ پھر کسی کے عیب کو پکڑے۔ میں تو جو کچھ کرتا ہوں۔ محبت سے کرتا ہوں۔ میرا غضب بھی محبت ہے۔ اور میری ناراضگی بھی محبت ہے۔ اور میری خفگی بھی محبت ہے۔ کیونکہ میں رحمت میں پلا اور رحمت میں پرورش پائی اور رحمت مجھ میں ہوگئی۔ اور میں رحمت میں ہوگیا۔

انسانی ہمدردی

خوب یاد رکھیں۔ کہ ایمان بلا ہمدردی نہیں۔ لیکن ہمدردی بلا ایمان کے ہو جاتی ہے۔ پس مبلغ کا قدم نہایت نازک مقام پر ہے۔ وہ بلا ہمدردی ایمان سے محروم رہا جاتا ہے۔ اور ایک بے ایمان شخص ہمدردی کی وجہ سے ایمانداروں میں شامل کیا جاتا ہے اور اس طرح پر دوہرا نقصان اٹھا رہا ہے۔ خود ایمان سے محروم ہوتا ہے۔ اور لوگوں کو ایمان سے محروم کرا دیتا ہے کیونکہ لوگ اس کی روش کو دیکھکر اس کو ایمان سے کورا سمجھ لیتے ہیں۔ اور ایک دوسرے مذہب میں ہمدردی کا مادہ پاکر اسے ایماندار خیال کر لیتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ مبلغ اسلام نہایت ہمدرد ہو۔ صرف نام سے نہیں۔ بلکہ کام سے۔ اس کے الفاظ اور اس کے کام بلکہ اس کی آنکھیں اس کی ہمدردی کو ظاہر کر رہی ہوں۔ یہ نہ خیال کریں۔ کہ معاملہ خدا سے ہے۔ وہ دل کو جانتا ہے۔ بے شک خدا دل کو جانتا ہے۔ مگر خدا نے انسان کی بعض صفات کو ایسا بنایا ہے کہ جب تک ان کا اظہار نہ ہو۔ ان سے لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور جب لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ تو پھر ان کا فائدہ کیا۔ پس یہ خیال ایک شیطانی خیال ہے۔ اور جس طرح ریا ایک گناہ ہے۔ اسی طرح ان صفات کو عملاً اور قولاً اور شکلاً ظاہر نہ کرنا گناہ ہے۔ جن کے اظہار کے بغیر دنیا کو تکلیف پہنچتی ہے۔ یا دنیا حقیقی محبت اور مواسات سے محروم رہ جاتی ہے۔

انسان ہر بات سیکھ سکتا ہے

یہ کبھی خیال نہ کریں کہ فلاں بات مجھ میں نہیں ہے۔ کوئی بات نہیں جس کا سیکھنا انسان کے لئے ضروری ہو۔ اور وہ اسے سیکھ نہ سکے۔ بے شک کمی یا زیادتی کا فرق ہوگا۔ مگر ہر ایک جذبہ ہر ایک انسان میں موجود ہے۔ اور وہ کوشش سے ترقی کر سکتا ہے۔ یہ وسوسہ کہ فلاں بات مجھ میں نہیں یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ اسے نیکی سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔

سچائی اور اس کا اظہار

یاد رکھیں کہ سچائی ایک ایسی خوبی ہے۔ جو کبھی بدی کی صورت میں ظاہر نہیں ہوتی۔ مگر یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ ہر ایک صداقت کا اظہار ضروری نہیں ہوتا۔ ایک لنگڑے کو لنگڑا کہدینا سچائی ہے۔ مگر اس صداقت کا اظہار گناہ ہے جھوٹ کہنے اور ہر سچائی کے ظاہر کرنے میں فرق ہے۔ وہ سچائی جسکا اظہار دین کی بھلائی کے لئے ضروری نہیں بلکہ اس کے اظہار سے دوسروں کے احساسات کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اس کے ظاہر کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کا اظہار گناہ ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس نے سچ کیوں کہا۔ بلکہ اس واسطے کہ جہاں اسے کچھ نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ وہاں یہ بول پڑا۔ پس بعض اس یقین پر کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ سچ ہے۔ مت بول پڑا کریں۔ بلکہ یہ بھی سوچ لیا کریں۔ کہ کیا اس سچ کو اسوقت بیان کرنا مفید ہے۔ اور کہیں ایسا تو نہیں۔ کہ اس کے نہ بیان کرنے میں نقصان نہیں۔ لیکن بیان کرنے میں کسی اور شخص کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو اپنی زبان کو روک لیں۔ کیونکہ وہ گناہ کی مرتکب ہونے لگی ہے۔

باقاعدہ اخراجات کا حساب رکھنا

حسابات کے رکھنے میں اور اپنے کام کے سیکھنے میں محنت سے کام لیں۔ حساب کا رکھنا بے اعتباری کی علامت نہیں۔ بلکہ اعتبار کے مضبوط کرنے اور بے اعتباروں کو بھی اعتبار سکھانے کا ذریعہ ہے۔ اور کام بلا غور اور محنت کے نہیں آتے۔ خالی اخلاص انسان کو کام نہیں سکھا دیتا بلکہ وہ شخص جو یہ خیال کرے۔ کہ اس کا اخلاص اسے سب کچھ سکھلا دیگا۔ درحقیقت اخلاص سے خالی ہے۔ کیونکہ اگر اس کے اندر اخلاص ہوتا تو وہ سستی کیوں کرتا۔ اور کیوں ایک مصیبت میں پھنسے ہوئے شخص کی طرح کام کے سیکھنے میں نہ لگ جاتا۔ کیا ماں کی محبت بچے کو مرض سے بچا لیتی ہے۔ یا ماں کی محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے بچے کو مرض سے شفا دلانے کے لیئے پوری کوشش کرنے لگتی ہے۔

اخبار کو ایڈیٹ کرنا اور لیکچر کی تیاری

اخبار کو ایڈیٹ کرنے کا وہ طریق بہترین ہے۔ جو مفتی صاحب نے اختیار کر رکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے مضامین ہوں اور دل کو لبھانے والے ہوں۔ لیکچر میں بھی وہاں یہی طریق اختیار کریں۔ لمبا نہ ہو۔ پہلے کافی طور پر اس پر غور کیا ہوا ہو۔ اور چاہیئے کہ واقفیت کے بڑھانے کی عادت ڈالیں۔ اس کے بغیر مبلغ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہر راستہ چلتا شخص آپ کا دوست بن جائے تب آپ کامیاب ہو سکتے ہیں۔

مرکزی کارکنوں کا احترام

یہاں کے کارکنوں کی تحریروں کا احترام اور ان کا احترام ضروری ہے۔ وہ مرکزی عہدہ دار ہیں۔ اگر آپ کے خلاف منشاء بھی کام کریں تو ان کے ادب کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ اور نہ کبھی مایوسی کو پاس پھٹکنے دینا چاہیئے۔ مایوس انسان کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ وہی شخص کامیاب ہوتا ہے۔ جو تلوار کے نیچے بھی اپنی آئندہ کوششوں پر غور کر رہا ہو۔

دعا اور احمدیان امریکہ کو پیغام

ایک بج چکا ہے۔ اور صبح آپ نے جانا ہے۔ اور پسلیوں کا درد اسوقت مجھے بیتاب کر رہا ہے۔ اس لئے ولنفسک علیک حق کے حکم کے ماتحت ختم کرتا ہوں۔ خدا کرے آپ کیلئے اور دوسرے مبلغوں کے لئے یہ چند حروف مفید ہوں۔ بلکہ سب جماعت کے لئے نفع بخش ہوں۔ وہاں کی جماعت کو میرا السلام علیکم کہدیں۔ اور کہدیں جسم دو ہیں۔ لیکن دل آپ کی محبت سے سرشار ہیں۔ اور میں آپ کو اپنے جسم کا حصہ سمجھتا ہوں۔ اور مجھے آپ لوگ اسی طرح عزیز ہیں جس طرح یہاں کے لوگ۔ ہاں چاہتا ہوں ان کی طرح بلکہ ان سے بڑھکر کیونکہ مومن کو ایمانی معاملات میں بڑھ بڑھ کر قدم مارنا چاہیئے۔ آپ لوگ دین کے سیکھنے میں کوشش کریں اور دین کی خدمت میں حصہ لیں اور اسلام کو اس کی روشن شکل میں دیکھیں۔ اور دوسروں کو دکھا دیں۔ کان اللہ معک این ما کنت و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار مرزا محمود احمد

(درمیانی شب ۱۶ و ۱۷ جنوری ۱۹۲۳ء)

تحفہ پرنس آف ویلز پر

اخبار "لیڈر" (نیروبی) کا شاندار ریویو
اور
ایڈیٹر صاحب "لیڈر" کی رائے

احمدیہ انجمن نیروبی نے مقامی انگریزی اخبار "لیڈر" کو تحفہ پرنس آف ویلز کی ایک کاپی ریویو کے لئے بھیجی جس پر اخبار مذکور نے اپنے ۲۳ نومبر ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں ایک مفصل اور شاندار ریویو کیا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ریویو

ہمیں ایک کتاب بنام "تحفہ پرنس آف ویلز" (برائے ریویو احمدیہ ایسوسی ایشن نیروبی کی طرف سے) عنایت کی گئی ہے جو حضور پرنس آف ویلز کو آپ کی ہندوستان میں حال کی تشریف آوری پر بطور تحفہ خاص نذر کی گئی۔ اور جس کو "میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی و امام جماعت احمدیہ" نے تالیف کیا۔ اور احمدیہ جماعت کے کثیر ممبران نے اسکی طبع اور اشاعت میں تہ دل سے حصہ لیا۔

کتاب ہذا کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے مسیح اور نبی نے فرمایا ہے۔ کہ یہ فرقہ بلحاظ اپنے رسوم و عقاید کے پورا پورا مسلمان ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ یہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دستیاب ہوا۔ اور بہ طفیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کو حاصل ہوا۔ اپنی تعلیم کے مطابق احمدی مسیح مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں۔ اے مسلمانو! جہاد سے جو تم یہ مطلب سمجھتے ہو۔ کہ تلوار کے زور سے اسلام کو کامیاب کرینگے۔ یہ خیال قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف ہی نہیں۔ بلکہ ایک ظلم عظیم ہے۔ عیسائیوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں۔ تم شراب مطلقاً چھوڑ دو۔ کیونکہ یہ ضرر رسان ہے۔ اور اگر تمہاری بیوی بدچلن اور بے حیا ہے تو اس سے تم کنارہ کش ہو جاؤ۔ اور تم مناسب وقتوں پر قسمیں کھاؤ۔ اور ہر وقت عفو سے کام لینا بعید از دانشمندی ہے کیونکہ انسب وقت پر بدکار کو سزا دینا اس کے حق میں مفید ہوتا ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں کہ اے عیسائیو! تمہاری تعلیم یہ ہے کہ تمہارے ایک گال پر اگر کوئی طمانچہ مارے۔ تو تم دوسرا گال بھی اس کے آگے کر دو۔ لیکن برخلاف اسکے تم دوسروں کو بغیر اسکے کہ وہ تم کو ضرر پہنچائیں۔ نقصان پہنچاتے ہو۔ اور اگر تم کو کوئی نقصان پہنچائے۔ تو تم اس کو تباہ کئے بغیر نہیں رہتے۔ تم تعلیم دیتے ہو۔ کہ اپنے پڑوسیوں سے محبت کرو۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ آج تک تمہارا کوئی پڑوسی تم سے خوش بھی ہوا ہے۔ اسی طرح وہ مسیح وقت تمام دیگر مذاہب کو نمایش کرتا ہے۔ بجز اس فرقہ کے جو اُسپر ایمان لاتا ہے۔ اور اُسے نبی وقت مانتا ہے۔

جیسا کہ آپ کے سوانح سے ظاہر ہے۔ انہوں نے مسیح وقت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی مصیبت و تکلیف جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یروشلم میں برداشت کرنا پڑی۔ ایسا ہی ان کے حصہ میں آئی جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ان کے وقت کے یہودیوں نے تکلیفیں پہنچائیں۔ اسی طرح ان کے وقت کے مسلمانوں نے بھی ان کو تکالیف پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر باوجود طرح طرح کی تکالیف و مصائب پہنچنے کے وہ مسیح وقت بغیر کسی قسم کے ملال کے نہایت ثابت قدمی کے ساتھ اپنی مقدس زندگی بسر کرکے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ حاکم پلاطوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی شہادتوں پر مجرم گردانا اور سزائے صلیب تجویز کی۔ مگر حکومت برطانیہ کے پلاطوس نے باوجود شریروں کی مختلف شرارتوں کے اس مسیح وقت کو ہر ایک الزام سے بری کیا۔

اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے حضرت مسیح موعود نے بہت سے معجزات دکھلائے۔ مثلاً باوجود معمولی تعلیم ہونے کے عربی زبان کے ماہر اجل تھے۔ اور اپنی تحریر بے ثانی تھے۔ انہوں نے اپنی زباندانی کے مقابلہ پر عرب، مصر، سیریا اور ہندوستان کے علماء کو مدعو کیا۔ لیکن کوئی بھی مقابلہ پر نہ آیا۔ ہاں ان کی تحریروں پر ان لوگوں نے نکتہ چینیاں کیں۔ ہر چند کہ انہوں نے دس ہزار روپیہ کا وعدہ بطور انعام اس شخص کو دینے کا کیا۔ جو ان کے مقابلہ میں عربی زبان میں اُن جیسی کتابیں تصنیف کرے مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ یہ ان کا پہلا معجزہ تھا۔

دوسرا معجزہ ان کا یہ تھا کہ انہوں نے باولے کتے کے کاٹے ہوئے مریض کو چنگا کیا۔ انہوں نے قریب المرگ مریضوں کو نئی زندگی بخشی۔ انہوں نے ایک خاص وبا کے متعلق پیشگوئی کی۔ جو انفلوانزا کی صورت میں ظہور پذیر ہوئی۔ انہوں نے زلزلہ کے متعلق پیشگوئیاں کیں۔ جو کچھ دنوں کے بعد یقیناً پوری ہوئیں۔ انہوں نے اپنے دشمنوں کے ابتر اور اپنے کثیر التعداد اولاد ہونے کے متعلق پیشگوئیاں کیں۔ جو پوری ہو کر رہیں۔ علاوہ ازیں اور بکثرت معجزات ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں انہوں نے ایک زلزلہ کے متعلق ان لفظوں میں پیشگوئی کی تھی کہ اس کی ہیبت سے جوان بڈھے ہو جائینگے۔ اور شہر مسمار ہو جائینگے۔ اور خون کی ندیاں چلینگی۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم برپا ہوئی۔ جس سے پیشگوئی پوری ہوئی۔ یہ گیارھواں معجزہ تھا۔ لفظ زلزلہ سے مراد قرآن شریف میں جنگ و جدال بھی ہے۔ جو استعارۃً اسپر صادق آتا ہے۔ بہت سی آئندہ کے لئے بھی پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ وہ پیشگوئی کرتے ہیں۔ کہ ساری دنیا مسلمان ہو جائیگی۔ اور احمدیت کو قبول کریگی (اسجگہ ایڈیٹر نے غلطی کھائی ہے۔ مفہوم یہ نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ احمدیت کو لوگ کثرت سے قبول کرینگے) یہ پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے۔ جو ابھی تک بکمال و بہ تمام پوری نہیں ہوئی۔

یہ قابل قدر کتاب اپنے آخری صفحوں میں حضور پرنس آف ویلز سے استدعا کرتی ہے۔ کہ آپ اسلام قبول کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ یہ کتاب نہایت سلیس انگریزی میں لکھی گئی ہے۔ جسمیں انجیل کے حوالے بکثرت درج ہیں اور ایک مذہبی متعلم کے لئے ہر دو مذاہب کا موازنہ

کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

اس کتاب میں ایک پرچہ جسپر کہ شہزادہ ویلز کا جواب اس تحفہ کے متعلق چھپا ہوا ہے۔ منسلک ہے جسمیں بذریعہ چیف سکرٹری عالی جناب شہزادہ ویلز فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایڈریس کو بڑی دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے۔ اور اپنا ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ میں اس بیش بہا کتاب کو شوق سے پڑھونگا وہ سلسلہ عالیہ کی تاج برطانیہ کے ساتھ اطاعت و وفاداری کی تعریف کرتے ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک شاخ احمدیہ ایسوسی ایشن کے نام سے نیروبی میں بھی موجود ہے

رائے

اس ریویو کے شایع ہونے پر میں ایڈیٹر صاحب سے ملنے کے لئے گیا۔ دوران گفتگو میں انہوں نے کہا:۔ "گو میں عیسائی نہیں۔ مگر عیسائیوں کے گھر پیدا ہوا ہوں۔ اور ان کے لٹریچر کو خوب سمجھتا ہوں۔ لیکن جو کچھ مجھے اس کتاب سے حاصل ہوا ہے۔ اور جو میں نے حظ اٹھایا ہے۔ اسے بیان نہیں کر سکتا۔ اس کتاب کا لکھنے والا مسلمان تو ہے ہی۔ جیسا کہ تحریر سے ظاہر ہے۔ لیکن شبہ غالب ہے کہ وہ عیسائیوں میں سالہا سال رہا ہے۔ اور ان کے لٹریچر کو اس نے بڑے غور سے پڑھا ہے۔ ورنہ یہ بہت مشکل ہے کہ وہ عیسائیوں کی ایسی پتہ کی باتیں اس دہڑلے سے سنائے۔ پھر اس نے کہا کہ آج تک کوئی ایسی کتاب میری نظر سے نہیں گذری جو مذہبی بنا پر لکھی گئی ہو۔ اور تعصب سے مبرا رہی ہو۔ اور اس شان میں یہ پہلی کتاب ہے۔"

یہ کتاب عیسائیوں میں تبلیغ کرنے کا ایک نہایت ہی مفید ذریعہ ہے۔ احباب کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

خاکسار :- غلام فرید از نیروبی

آخری نبی کا مطلب

"اسکے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آخری نبی کے یہ معنی نہیں کہ رسول کریم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ ہیں کہ آپ جیسا کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو شان جو رتبہ جو درجہ آپ کو حاصل ہے۔ وہ اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکیگا۔ اور آپ سے علیحدہ ہو کر کوئی نبی نہیں بن سکیگا۔ جیسا کہ رسول کریم کی دوسری حدیث اسکی

مامور الٰہی کے حکم کی خلاف ورزی کے نتائج

غیر احمدیوں میں لڑکی بیاہنے کے نقصانات

ایک احمدی خاتون کی سرگذشت اسکی اپنی زبانی

خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل جو بھی حکم دیتے ہیں۔ وہ بیشمار حکمتیں اور برکات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ ضرور ان مصائب اور آلام کا شکار ہوتے ہیں۔ جن سے بچانے کی خاطر مامور الٰہی نے وہ حکم دیا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے جو خاص احکام فرمائے ہیں۔ انہیں سے ایک یہ ہے۔ کہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ نہ دے۔ اگرچہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے اس حکم کی پابندی کرنے میں پوری کوشش کر رہی ہے اور کوئی مخلص احمدی کبھی اس کی خلاف ورزی نہیں کرتا لیکن وہ جن کے دلوں میں کجی ہو۔ بعض اوقات کمزوری دکھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عبرت کے لئے ذیل میں ہم ایک لڑکی کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط جس کا نکاح غیر احمدی لڑکے کے ساتھ کیا گیا۔ درج کرتے ہیں۔ یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور حال میں پہنچا ہے اس کو پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدیوں کو لڑکی دینے کی جو ممانعت کی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے سے کیسے رنج دہ اور افسوسناک حالات پیدا ہوتے ہیں۔ خاتون مذکور لکھتی ہیں :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے۔ کہ دو غرضوں کے لئے یہ خادمہ حضور کو یہ خط پڑھنے کی تکلیف دیتی ہے۔ ایک یہ کہ مجھ کو جس قدر تکالیف اور ابتلاؤں کا سامنا صرف اس لئے ہوا ہے کہ غیر احمدیوں کے ہاں میری شادی کی گئی۔ ان سے سب احمدی بھائی آگاہ ہو کر اپنی لڑکیوں کو غیر احمدیوں کے ہاں دیکر زندہ درگور نہ کریں۔ اول تو حضور کی توجہ سے اس بات کا سد باب ہو ہی چکا ہے لیکن اگر کسی کو کچھ شک ہو۔ تو اس عاجزہ کے حالات سے عبرت حاصل کرے۔ دوسرے چونکہ حضور محض للہ ہر ایک کام کر رہے ہیں۔ اس لئے میں اسی کا واسطہ دیکر عرض کرتی ہوں کہ حضور خاص طور پر میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت دے۔ اور میری مشکلات رفع کرے۔ اور میرے خاوند کو ہدایت دے۔

خاکسار کے والد صاحب ایک مخلص احمدی تھے۔ فروری ۱۹۱۹ء میں فوت ہو گئے۔ کاروبار کا سب بوجھ میرے بھائی کے سر پر پڑ گیا۔ جو اس وقت صرف پندرہ برس کا تھا۔ اور مڈل میں تعلیم پاتا تھا۔ ناتجربہ کاری کی وجہ سے کاروبار پراگندہ ہو گیا۔ رشتہ داروں کی طرف سے بہت تکلیفیں پہنچائی گئیں علم کافی نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا تعلق مرکز سلسلہ کے ساتھ قائم نہ رہ سکا۔ اور میری والدہ نے میری شادی ایک غیر احمدی لڑکے کے ساتھ برادری میں ہی کر دی ابھی کے جو میرے بھائی نے حضور کے دست مبارک پر ۱۹۲۱ء میں بیعت کی۔ ہمارے گھر کے سب لوگوں نے بیعت کی۔ اور میں نے بھی بیعت کی۔ اور قادیان ۱۹۲۱ء کے سالانہ جلسہ پر گئی۔ جب اس کا علم میرے سسرال والوں اور میرے خاوند کو ہوا۔ تو وہ بہت درہم برہم ہوئے۔ اور مجھے بیعت فسخ کرنے پر مجبور کرنے کے لئے ایذائیں دی گئیں اور لالچ دے کر بھی ارتداد پر مجبور کیا گیا۔ لیکن میں نے ہر موقع پر انکار کیا۔ اور خدا سے دعائیں کرتی رہی کہ الٰہی میری موت احمدیت پر ہی ہو۔

جب اس طرح وہ کامیاب نہ ہو سکے تو انھوں نے اہلحدیث مولویوں کو بلا کر حضرت مسیح موعود کے خلاف وعظ کرانے شروع کئے۔ ایک دن انھوں نے اپنے ہاں ایک مولوی کی دعوت کر کے سلسلہ بحث شروع کرنے پر مجھے مجبور کیا۔ اگرچہ میرا علم اس قدر نہ تھا۔ کہ ایک مولوی کے ساتھ کلام کر سکوں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا نہایت شکر ہے کہ حق نے اپنا اثر دکھایا۔ اور وہ اس طرح بھی ناکام رہے۔ مولوی صاحب سے یوں سوال و جواب ہوئے :-

مولوی۔ لڑکی تم مرزا صاحب کو کیا سمجھتی ہو۔ اور کیا ثبوت ہے۔

میں۔ جناب میں ان کو مسیح موعود مہدی موعود اور نبی سمجھتی ہوں۔ اور جس طرح اور انبیاء کی صداقت پرکھی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کو بھی ہم نے پرکھا۔ اور وہ صادق اُترے اور ہم نے قبول کر لیا۔

مولوی۔ چونکہ رسول کریم کی آمد سے نبوت ختم ہو گئی تھی اس لئے اب ان کو کیسے نبی مان سکتی ہو۔

میں۔ مولوی صاحب اول تو یہ سراسر غلط ہے۔ اگر آپ کا اصل مانا جائے۔ تو سابق انبیاء و امم کے قصے قرآن شریف میں لغو قرار دینے پڑینگے۔ وہ تو آپ لوگوں پر عبرت کے لئے بطور حجت کے ہیں۔ کہ ماموروں کا مقابلہ کرنے والے اس طرح ہلاک ہوتے ہیں۔ تم کسی کا مقابلہ اور انکار کر کے ان کی طرح ہلاک نہ ہونا۔

مولوی۔ نہیں بیٹی تم غلطی پر ہو۔ اچھا حضرت عیسیٰ کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے۔

میں۔ جو کچھ قرآن سکھاتا ہے۔ وہی میرا اعتقاد ہے۔ اور وہ یہ کہ جس طرح اور نبی آئے اور آکر اپنا کام کر گئے۔ اور خدا کے پاس چلے گئے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی نبی تھے نہ خدا تھے۔ نہ خدا کے بیٹے۔ اس لئے وہ بھی اس دنیا میں ہدایت پھیلا کر فوت ہو گئے۔

مولوی۔ نہیں وہ تو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں بل رفعہ اللہ الیہ والی آیت پڑھی۔

میں نے کہا۔ کہ مولوی صاحب اگر زندہ آسمان پر مانا جائے تو اس سے رسول کریم پر فضیلت ثابت ہوتی ہے اور حی و قیوم کی خدائی صفات ان کو دینی پڑتی ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ سب لوگ عیسائی ہو جائیں۔ کیونکہ اس طرح حضرت عیسیٰ نبی نہ ہوئے۔ خدا ہوئے۔ جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ پھر میں نے فلما توفیتنی والی آیت پڑھی۔ اور ثابت کیا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور آنے والے حضرت مرزا صاحب ہی ہیں۔ جو آ چکے ہیں۔

مولوی صاحب نے کہا کہ فلما توفیتنی والا جواب تو قیامت کو ہوگا۔

میں نے کہا۔ ان کی امت جب بگڑ چکی۔ اور وہ آکر بگڑی ہوئی امت کو دوبارہ دیکھیں گے۔ تو کیا قیامت کو خدا کے حضور جا کر جھوٹ جواب دیں گے۔ اور کیا یہ ان کی شان کے شایاں ہے۔

مولوی صاحب نے یہ بات سنی تو کوئی جواب نہ بن آیا۔ اور فرمانے لگے نہیں لڑکی تم غلطی پر ہو۔ اور میرے سسرال والے جو ان کے پاس باہر بیٹھے تھے۔ ان کو آہستہ سے کہنے لگے۔ یہ لڑکی تو قابو آنے والی نہیں۔ ان میں سے ایک بولا۔ کہ مولوی صاحب ایسا نہ کہیں۔ اس طرح وہ سمجھے گی کہ میں بہادر ہوں اور سچی ہوں۔ میں نے اندر سے کہا۔ مولوی صاحب آپ ثبوت لائیں۔ تو میں ماننے کو تیار ہوں۔

مولوی صاحب نے کہا۔ میں اب جاتا ہوں۔ کل آؤنگا اور وہ چلے گئے۔ میں نے اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر کیا۔ کہ خدا نے حق کی تائید کی۔ اور صداقت نے اپنا اثر دکھایا۔

جب دوسرے دن مولوی صاحب آئے۔ اور حسب سابق ناکام رہے۔ تو میرے خاوند کو کہنے لگے۔ کہ یہ اس طرح قابو نہیں آئیگی۔ اس کو تکلیفیں دو۔ اور کوئی علاج نہیں

اس کے بعد میرا خاوند نہ تو تعصب سے حضرت مسیح موعود کو مانتا ہے۔ اور نہ میری باتوں کا کوئی جواب دے سکتے۔ اُلٹا ہر طرح مجھے تکلیفیں دیتا ہے۔ کہ تم یہ عقیدہ چھوڑ دو لیکن میں صبر کئے ہوئے ہوں۔ اور خدا سے استقامت کے لئے دعائیں کرتی ہوں۔

حضور سے التجا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ مجھ پر اپنا رحم کرے۔ اور استقامت دے۔ اور ترقی ایمان عطا کرے۔ اور میرے خاوند کو ہدایت دے۔ اور ایسا ایمان نصیب کرے کہ اس راہ میں جان بھی خوشی سے قربان کر دوں۔ اور تمام احمدی بھائیوں کو آگاہ کر دیں۔ کہ خدا کے لئے کوئی اپنی اولاد پر ایسا ظلم نہ کرے۔"

اس خط سے ان مشکلات اور تکالیف کا کسی قدر پتہ لگ سکتا ہے۔ جو ایک احمدی لڑکی کو غیر احمدی خاندان میں جا کر اُٹھانی پڑتی ہیں۔ چونکہ عام طور پر لڑکیوں کی طبیعت کمزور ہوتی ہے اور ہر ایک لڑکی کو احمدی عقائد اور ان کے دلائل کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کا دین بھی برباد ہو جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ اور یہ ان پر ان کے والدین کا ایسا خطرناک ظلم ہے۔ کہ جس کی سزا نہ صرف اس دنیا میں بھی ملتی ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی ملے گی۔

پس کسی احمدی کو کسی حالت میں بھی حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی کہ غیر احمدیوں کو ہرگز لڑکی نہ دینی چاہیئے۔ خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیئے۔

ہم خاتون مذکور کی ہمت اور استقلال کی تعریف کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں مشکلات سے نجات دے۔ اور ایسی خواتین کے لئے جو اپنے ورثا کی نادانی اور جہالت کی وجہ سے مشکلات میں ہوں۔ بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

مطبوعات جدیدہ

احمدی جنتری ۱۹۲۳ء اس جنتری میں تبلیغی مضمون بھی درج ہیں۔ قیمت فی ۲ ر

عربی بول چال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سے عربی فقرات جن کے بالمقابل اردو ترجمہ ہے۔ اس لئے مرتب فرمائے تھے۔ کہ جماعت کے افراد انہیں یاد کریں۔ اور ان کو عربی زبان آجائے۔ ساری کو ایک رسالہ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ ر

کلام محمود حصہ دوم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ منظوم کلام اور بعض پرانی غزلیں جو کلام محمود حصہ اول میں درج نہیں ہیں۔ با ترتیب تاریخ اشاعت کے لحاظ سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ ر

تعلیم المہدی حضرت مسیح موعود کی کتاب کشتی نوح کا تعلیمی حصہ علیحدہ بصورت ٹریکٹ بغرض تبلیغ چھاپا گیا ہے قیمت ۱ ر

ایک غلطی کا ازالہ حضرت مسیح موعود کا اشتہار نبوت کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے قیمت ۳ ر

تقریر سیالکوٹ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر صداقت مسیح موعود پر جو حضور نے ۱۰ اپریل ۱۹۲۰ء سیالکوٹ میں ایک عظیم الشان جلسہ میں بیان فرمائی تھی۔ قیمت ۳ ر

خاتم النبیین کی شان کا اظہار بذریعہ مسیح موعود وفات مسیح ناصری پر تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے سیالکوٹ میں ایک دوست کی دعوت پر بیان فرمائی تھی۔ قیمت ۱ ر

یہ کتابیں محمد یامین تاجر کتب قادیان نے حال میں شائع کی ہیں۔ اور انہیں سے مل سکتی ہیں۔

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے۔ ہر الفضل ایڈیٹر

عینک سے نجات پانے کا آلہ ۱۲

اصل ممیرا کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم الامت خلیفہ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کیلئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ گکروں کے لئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کیلئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کر دے۔ قیمت سرمہ فی تولہ ۶ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام واستسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق وشیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم مفتت سنگ و سلسل البول و ہیوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۱۰ر فی تولہ ۔

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر سوداگر قادیان

قادیان کی اراضی زیر قبضہ موروثی دخیلکاران

چونکہ بعض دوست بعض ان اراضیات کے متعلق جو ہمارے ماتحت ہمارے موروثی دخیلکاروں کے زیر قبضہ ہیں۔ اور ہم ان کے مالک ہیں۔ خریدنے کا ارادہ کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اطلاع عام کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے موروثی دخیلکار دفعہ ۶ کے موروثی ہیں۔ جن کو بغیر اجازت مالکان رہن یا بیع یا تبادلہ اراضی موروثی کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے۔ لہذا کوئی صاحب کسی موروثی دخیل کار سے غفلت کی حالت میں سودا کرکے اپنا روپیہ ضائع نہ کریں۔ اس پر بعض احباب یہ درخواست کیا کرتے ہیں۔ کہ پھر انہیں کسی موروثی اراضی کے خریدنے کی اجازت دے ہی جاوے۔ ایسے احباب بھی مطلع رہیں کہ بعض وجوہات کی بنا پر جن میں طرفین کی بھلائی مقصود ہے ہم نے پورے غور کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں ایسی اجازت نہیں دینی چاہئے لہذا اس معاملہ میں احباب ہمیں معذور سمجھیں

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

حبوب جامع الفوائد

اللہ شافی۔ حبوب جامع الفوائد یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات اور حضرت خلیفہ اول کے مجربات سے ہے۔ یہ فدوی کا ۲۰ سالہ تجربہ ہے۔ بےنظیر گولیاں دافع فالج ہر قسم وجع المفاصل تمام امراض باردہ اور درد پشت وباز و در بڑھانے والی بھوک۔ اور یہ خاص دوائیوں کے جوہر مرکب ہیں۔ قیمت فی درجن ۱۲ر فیصد گولی پانچ روپے محصول ڈاک

خاکسار

برکت علی احمدی ترگل ڈاکخانہ پنڈی کالو گجرات

دلپذیر ہیئر آئل ۱۲

نہایت اعلیٰ اور عمدہ دلکش خوشبودار ہونے کے علاوہ بالوں کو گرنے سے بچانے والا دماغ کو معطر اور باغ باغ کر دینے والا ہر ایک نقص سے پاک ہمارا اپنا ایجاد کردہ بالوں کو لگانے والا تیل ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے نمونۃً منگوائیں۔ اور ہمیشہ کے خریدار نہ ہو جائیں تو ہمارا ذمہ۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک ایک درجن شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

ڈاکٹر منظور احمد احمدی موجد خضاب دلپذیر سلانوالی

(لائن سرگودھا)

ضروری اطلاع

امیر و غریب اچھی شریف احمدی حسب و نسب والے گھرانوں کی چند لڑکیوں کے لئے رشتوں کی ضرورت ہے۔ صاحب ضرورت معہ اپنے مفصل حالات کے میرے پتہ سے درخواستیں بھیجدیں۔

حکیم محمد حسین قریشی قریشی بلڈنگ لاہور

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ ہے کیونکہ یہ سلسلہ کا مسلمہ آرگن اور کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ منیجر

اقتباسات

قسطنطنیہ میں نازنینان حرم کی لاوارثی

پیرس سے بذریعہ خاص تار قسطنطنیہ میں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ حرم سلطانی (سابق خلیفۃ المسلمین کی بیویاں) کی وہ دو سو عورتیں جو اپنے منصب و اقتدار کے مٹ جانے سے پریشان و مجبور ہیں۔ انہیں پیرس کے مشہور رقاص خانوں اور تھیٹروں میں اگر وہ منظور کریں عمدہ سے عمدہ اور بہتر سے بہتر خدمتیں مل سکتی ہیں۔ اسی خبر کے ساتھ کسی انگریزی اخبار نے بھی اپنا خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ غالباً امریکہ میں بھی عجوبہ پرستی اور تقاضائے دلچسپی بین الاقوامی کے لحاظ سے ان بیگمات اور عصمت پناہوں کے بلانے اور برسر کار رو ملازم رکھنے کا گمان پیدا ہوا ہے۔ خصوصاً اس حلقہ میں جو زندگی کے صنعت تعیش و تکلف کے گوناگوں بنانے میں کمال رکھتے ہیں۔ اب یہ ظاہر ہے۔ کہ یورپ و امریکہ کے سیہ خانوں میں دہریت معصیت اور شیطنت کی دنیا میں نئی نئی ایجادیں کی جاتی ہیں۔ اور شیاطین فسق و فجور نئے نئے راستے اپنی تجارت ابلیسیہ کے نکالتے رہتے ہیں۔ خدانخواستہ ان مسلمان عورتوں کو وہاں بھیجا گیا تو یہ ایک تاریخی رسوائی اور ابدالآباد کی طعنہ کن ان عصمت فروشی ہوگی۔ جو احرار ترک کی بدولت تاریخ بین الاقوام میں جان نثاران خلافت کے نامۂ اعمال میں خونریز آنسوؤں کے حرفوں میں لکھی جائیگی۔ کسی غیور مسلمان کو ایسی معزز خواتین کا ناچنا پسند نہ آئے گا۔ بظاہر ایسا ہونے کی امید نہیں ہے۔ کیونکہ جو جواب دیا گیا ہے وہ کسی قدر عزت و حمیت کو لئے ہوئے ہے۔ بقول بمبئی کرانیکل یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ عورتیں بھوکوں نہیں مرتیں۔ ہاں اگر کوئی معقول ملازمت و خدمت ملے گی تو کیا حرج ہے وہ اسے منظور کرلیں گی۔ ہمارے خیال میں یورپ و امریکہ کے لوگوں میں نئی باتوں کی طرف خاص میلان ہوتا ہے۔ وہ حرم کی لاوارثانہ زندگی کے افسانوں سے ایسے مسحور رہیں کہ اس مخفی افشائے راز کے خیال سے وہ ضرور بڑی سے بڑی قیمت دے کر ان نازنینان حرم کو اپنے یہاں بلا لینگے۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوا۔ تو تمام دنیا کے مسلمان عورتوں کی بے عزتی ہوگی۔ ابھی کل کی بات ہے کہ وہ امیر الاسلام خلیفۃ المومنین سلطان وحید الدین معزول کی حرم میں تمام جاہ و جلال سلطانی کے ساتھ حکمران تھیں آج ان کی یہ تباہی اور یہ گردش روزگار خود سعدی کے مرثیۂ بغداد کی صدائے بازگشت ہے۔ جس میں وہ ان نازنینان حرم کی برہنگی و جامہ دری پر خوننابہ ہے۔ جن کی خوبصورتیوں کو چاند و شبنم کی شعریت اور آب رواں کی موسیقیت نہیں پہونچ سکتی تھی۔ اس سے ایک خفیف سی روشنی قسطنطنیہ کے مظلمہ خانہ اور استیصالات قدامت پر پڑتی ہے۔ کیا وارفتگان خلافت اس بارہ میں اپنی قومی عزت و حمیت کو جنبش نہ دیں گے۔ اور کیا انہیں درندگان یورپ اور عجائب پرستان امریکہ کے شر سے نہ بچائیں گے۔ یہ زمانہ کی انتہائی گردش اور انقلاب حالات کی عبرت خیز مثال ہے۔ کہ احرار اسلام اپنی محترم خواتین کو یورپ و امریکہ کے ہاتھوں فروخت کرنے پر آمادہ ہیں۔ (مشرق)

دسہرہ اور رام لیلا مسلمانوں میں بھی ہونا چاہیئے

اب وہ زمانہ نہیں کہ مسلمان صرف خدا پرست ہی تھے۔ اور ان کی جبین نیاز خدائے واحد کے سوا کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کے دربار میں بھی نہ جھکتی تھی۔ اب تو مسلمانوں کے فرائض میں داخل ہے۔ کہ ہندوستان کے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کو مانیں ورنہ ہندوستان سے بیدخل کر دئے جاویں گے۔ سوراج میں ان کو کوئی حصہ نہ ملے گا۔ شودر قرار دیے جائیں گے۔ ہم نے دیکھا کہ مولوی کفایت اللہ جمعیت علمائے ہند نے فتوے دیا کہ مسلمان رام لیلا و دسہرہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اور کسی شخص نے یہ بھی کہا کہ مولوی کفایت اللہ صاحب خود بھی مرضنا کا مانہ تشریف لے گئے ہیں۔

(ہیٹو نز ایجنسی)

ہندوستان کی خبریں

ایک عورت بیرسٹری شروع کرنے والی ہے

بمبئی۔ ۱۹ جنوری۔ مس نتھین کو جو بمبئی کے مشہور خاندان ٹاٹا کے ایک معزز رکن مسٹر اردشیر کی صاحبزادی ہیں۔ اور لندن یونیورسٹی سے اقتصادیات میں ایم۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کر چکی ہیں۔ آخری امتحان کامیاب ہونے پر آکسفورڈ کے لینکس کالج کی طرف سے بیرسٹری شروع کرنے کے لئے طلب کیا گیا ہے۔

مسٹر سی آر داس کا پالیسی بدلنے سے انکار

پٹنہ۔ ۱۹ جنوری۔ مسٹر سی آر داس نے ایک ملاقات کے دوران میں اس بات سے انکار کیا کہ وہ حکمت عملی میں تبدیلی کرنے پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ اور کہا کہ ان کی پارٹی باقاعدہ طور پر قائم ہوگئی ہے اور یہ پارٹی کا کام ہے۔ کہ اگر وہ اپنی پالیسی میں تبدیلی یا طریق عمل میں تغیر کرنا چاہے۔ تو اس کا اعلان کرے۔ مسٹر سی آر داس نے کہا کہ جب انہوں نے پریکٹس چھوڑی تھی۔ تو انہوں نے مقدمہ ڈمراؤں کے متعلق اپنی مجبوریوں کے باعث اس کی پیروی کرنے کے لئے کہدیا تھا۔

مسٹر سی آر داس کا استعفےٰ منظور

مسٹر سی آر داس نے گذشتہ ماہ نومبر میں بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی میں استعفےٰ دیدیا تھا۔ مگر کمیٹی مذکور نے اجلاس کانگرس تک اس سلسلہ میں کوئی نوٹس لینا مناسب خیال نہ کیا۔ اب جبکہ کانگرس کا اجلاس ختم ہو چکا ہے بنگال کانگرس کمیٹی نے ان کے استعفےٰ پر غور کیا۔ اور مناسب یہی سمجھا کہ اسے منظور کر لیا جائے۔ ان کی جگہ مسٹر شام سندر چکرورتی صدر کانگریس کمیٹی بنگال مقرر کئے گئے۔ مولوی ابوالکلام آزاد اس کانگریس کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

پوسٹس چسپاں کرنے والوں کا محصول اختیاری ہوگا

میونسپل کمیٹی لاہور کی مالی سب کمیٹی نے کثرت رائے

تجویز کیا ہے۔ کہ پوسٹل پارسلوں پر محصول چونگی موقوف کر دیا جائے۔ اور جو عملہ اس کام کے واسطے مقرر ہے اسے توڑ دیا جائے۔

وائسرائے کے ریٹائر ہونے کی خبر غلط

الہ آباد ۱۹ جنوری۔ بقول پائونیر اس کا کوئی یقین نہیں ہے۔ کہ وائسرائے ہند کا منصب مقررہ وقت سے پہلے خالی کیا جائیگا۔ وہ لکھتا ہے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس بیان میں ذراسی بھی حقیقت نہیں ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ عنقریب ریٹائر ہونے والے ہیں۔

حیوانوں تک کو طاعون

ہمعصر آئی۔ ڈی۔ ٹی کا خاص نامہ نگار رفیض آباد سے لکھتا ہے۔ کہ شہر میں طاعون پھیل رہا ہے۔ اور ایسی وبائی صورت اختیار کر رہا ہے۔ کہ بندر کتوں۔ اور بلیوں میں بھی اس کے سرایت کرنے اور اموات واقع ہونے کا پتہ چلا ہے۔

اخبار مسلم ہفتہ میں دو بار

"اخبار مسلم جو ایک سال سے جمعیت العلما کی خدمت کر رہا ہے۔ اب ہفتہ وار سے ہفتہ میں دو بار ہو گیا ہے جن لوگوں نے اب تک نہ دیکھا ہو وہ مفت نمونہ منگا سکتے ہیں۔ مینیجر اخبار مسلم دہلی"

پٹیالہ اور نابھ کے مقدمات

انبالہ چھاؤنی میں جسٹس سٹوارٹ کی عدالت میں ریاست پٹیالہ اور نابھہ کا مقدمہ پیش ہے۔ جس طریقہ سے مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ یہ مقدمہ کم از کم چھ ماہ تک سماعت پذیر رہیگا۔ سر ڈاکٹر تیج بہادر سپرو ریاست پٹیالہ کی طرف سے پیروی کرنے کے لئے انبالہ تشریف لے آئے ہیں۔ اور اپنی لیاقت۔ قابلیت در سوخ کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ریاست نابھ نے اپنے وکلا کی فہرست میں ایک اور وکیل کا اضافہ کرنا مناسب سمجھا ہے۔ اور وہ صوبجات متحدہ کے مشہور وکیل مسٹر درگا داس ہیں۔ سر علی امام و مسٹر حسن امام نابھ کی طرف سے پیروی کر رہے ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

فرانس کا کوئلے کی کانوں پر قبضہ

لندن ۱۹ جنوری۔ فرانس نے رہر کے علاقہ میں سرکاری کانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ان کانوں کے منتظمین کو گرفتار کر لیا ہے۔ رہائن لینڈ کے افسر اعلیٰ نے رہائن لینڈ کے چنگی محاصل پر بھی تصرف جما لیا ہے۔

جرمن وزیر مال کی گرفتاری

برلن ۱۹ جنوری۔ فرانسیسیوں نے ڈاکٹر شلوس صدر محکمہ مال کو اس بنا پر گرفتار کر لیا ہے کہ اس نے فرانسیسی حکام قبضہ کو اپنے دفتر کے کاغذات دینے سے انکار کر دیا تھا۔

چین میں کیا ہو رہا ہے

سن یت سن کی افواج کے ستائیس ہزار آدمی یونن اور کوانگسی سے کنٹن آ رہے ہیں۔

فرانس کا ریلوے سٹیشنوں پر قبضہ

السین ۱۸ جنوری۔ کوئلے کی برآمدگی کی غرض سے فرانسیسیوں نے علاقہ رہر کے تمام ریلوے سٹیشنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

فرعونی خزائن کے انکشافات کی تفصیل

لندن ۱۷ جنوری۔ مشہور ماہر مصریات مسٹر آرتھر ویگل نے ڈیلی میل کی ایک اشاعت میں زبردست تاریخی دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ توت انخ امان جس کے بے شمار خزانوں کا حال ہی میں انکشاف ہوا ہے۔ یقیناً مشہور ظالم فرعون ہی کا دوسرا نام ہے۔ مسٹر ویگل نے یہ مشہور عام مثال پیش کی ہے کہ توت انخ امان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر تعمیری کام کیا کرتا تھا۔ اور اس میں بے شمار غیر ملکی غلاموں سے کام لیا کرتا تھا۔ مسٹر ویگل کا قول ہے کہ یہ مثال انجیل کے اس بیان سے منطبق ہے۔ جس میں اینٹیں بنانے اور کام لینے والے آقاؤں کا تذکرہ ہے۔

ایران میں جرمن سفیر

طہران ۱۸ جنوری۔ کاؤنٹ شولبرگ جدید جرمن سفیر متعینہ دربار ایران وطہران پہونچ گئے ہیں ۱۹۱۵ء کے بعد یہ اول جرمن سفیر ہیں۔ جبکہ شہزادہ ہنری والی ریوس کو ترکی سفیر کے ساتھ ایران چھوڑنا پڑا تھا۔ حکومت انگورہ کی طرف سے بھی جدید سفیر چند روز میں آنے والے ہیں۔

سابق خلیفۃ المسلمین جدہ میں

لندن ۱۷ جنوری۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم جدہ بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سلطان جو خستہ و مضمحل معلوم ہوتے تھے۔ جدہ وارد ہوئے۔ شاہ حسین امیر علی اور امیر عبداللہ نے شرف نیاز حاصل کیا۔ تمام وزراء اور مقامی رؤساء بندرگاہ میں سلطان کے سامنے پیش کئے گئے۔ افواج حجاز کی پوری طرح صف بندی کر کے قواعد دکھلائی گئی۔ سمجھا جاتا ہے کہ سلطان مکہ معظمہ تشریف لے جانے سے پہلے جدہ میں قیام فرمائینگے۔

پارلیمنٹ فرانس میں ممبروں کی کشمکش

پیرس ۱۸ جنوری۔ ایم کاچن کی پارلیمنٹری حفاظت کی بحث پر پارلیمنٹ میں خود کاچن نے کہا کہ میں خطا وار نہیں ہوں۔ جرمنی ساہوکار غریبوں کو نقصان پہنچا کر خود بجھے بن رہے ہیں۔ میں نے جرمنی کمیونسٹوں سے سفارش کی ہے۔ کہ وہ روہر کے قبضہ کے خلاف جنگ کریں۔ اجلاس شور و غل میں ملتوی کیا گیا۔ اسی اجلاس میں دو پارٹیوں میں خوب لڑائی ہوئی۔ اور کاچن کے حق میں تجویز کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔

کینیا کے ہندوستانی

نیروبی ۱۶ جنوری۔ کینیا کے ہندوستانیوں کی کانگرس کی مجلس عاملہ نے گذشتہ شب یہ فیصلہ کیا کہ عدم ادائے محاصل کے نظام کار کو شرائط کی اشاعت تک روک رکھا جائے۔

اشاعت شرائط کی تاخیر سے واضح ہوتا ہے کہ حالت مایوس کن نہیں۔